

۹۔ شرح : سیلاب آرہا ہے اور اس کے آنے کی خوشی میں درود دیوار پر جو بیخودی طاری ہو گئی ہے، اس کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ پوچھیے۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ انھوں نے سراسر ناحینا شروع کر دیا ہے۔

درود دیوار کے سرسبزنا چنے سے عیاں ہے کہ سیلاب نے بنیادیں ہلا دیں اور ایک ایک چیز پیہم متزلزل ہو کر گرنے لگی۔ گویا سیلاب گھر میں جو کیفیت پیدا کر سکتا تھا وہ عملی شکل اختیار کر گئی۔

۱۰۔ شرح : اے غالب! تو رازِ محبت کسی سے بیان نہ کر، کیونکہ دنیا میں کوئی بھی اس راز کو چھپائے رکھنے کا اہل نہیں اور کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، ہاں درود دیوار کو قابلِ اعتماد سمجھا جاسکتا ہے، لیکن ان سے بات چیت کا فائدہ کچھ نہیں۔ کیونکہ نہ وہ سنتے ہیں، نہ بیان کر سکتے ہیں۔

یہ جو غاقلوں نے کہا ہے : ”دیوار ہم گوش دارد“ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ واقعی دیوار کے کان ہوتے ہیں، بلکہ یہ راز کو چھپائے رکھنے میں مبالغے کی ایک صورت ہے۔

○
گھر جب بنا لیا ترے در پر، کہے بغیر
جانے گا اب بھی تو نہ ”مرا گھر“ کہے بغیر
کہتے ہیں، جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن
جانوں کسی کے دل کی میں کیوں کر، کہے بغیر؟
کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
یوے نہ کوئی نام، ستمگر کہے بغیر

۱۔ شرح : میں جب کبھی
محبوب کو اپنے گھر آنے کی دعوت
دیتا تھا تو وہ جواب دیتا کہ ہم نہیں
جانتے، تیرا گھر کہاں ہے؟ آخر
مجبور ہو کر میں نے محبوب کے دروازے
پر دھوئی رمالی اور وہیں گھر بنا
لیا۔ کہتے ہیں کہ اے محبوب! تجھ
سے اجازت لیے بغیر تیرے دروازے
پر گھر بنا لیا ہے، لیکن تیرے تغافل

اور رازِ محبت کا یہ عالم ہے کہ جب